روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 28 اگست 2007ء 14 شعبان 1428 ہجری 28 ظہور 1386 ہش جلد 57-92 نمبر 195

دنیا والے سچے خدا کو پہچانیں ورنہ وہ خدا غضب کے نظارے مسلسل دکھا رہا ہے

انسان کی پیدائش کا مقصد خدائے واحد کی عبادت کرنا ہے

دل کا چین اور سکون دنیا کے لہو ولعب میں نہیں بلکہ اصل سکون خدا تعالیٰ کی طرف جانے میں ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 24۔ اگست 2007ء بمقام بیت النور ہالینڈ کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24۔ اگست 2007ء کو بیت النور ہالینڈ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کے آغاز میں حضور انور نے سورۃ النحل کی آیت 46 کی تلاوت فرمائی اور پھر مادیت پرست، مذہب سے دور ہٹنے والوں، حد سے بڑھنے والوں اور دین حق کے بارے میں ہرزہ سرائی کرنے والوں کو تنبیہ کی اور خدا تعالیٰ کی پہچان، آنحضرتؐ اور دین حق کی خوبصورت اور سچی تعلیم کی طرف دنیا کو توجہ دلائی۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ ہالینڈ سے بذریعہ ٹیلی فون مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج مادیت پسندی کی وجہ یہ ہے کہ انسان بعض اخلاقی قدروں، مذہب اور خدا سے دور جا رہا ہے اور بہت کم ایسے ہیں جو اس حقیقت کو سمجھتے ہیں کہ تمام وہ نعمتیں ہیں جن سے انسان فائدہ اٹھا رہا ہے، خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ ہیں۔ یہ بات ایسی ہے کہ جو انسان کو خدا تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننے کی طرف توجہ دلانے والی بنی چاہئے، انسان اپنے مقصد پیدائش کو سمجھے جو کہ اس خدائے واحد کی عبادت کرنا ہے جس نے یہ سب نعمتیں مہیا کی ہیں۔ فرمایا کہ ان لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے جو مادیت پسندی میں اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ نہ صرف مذہب سے تعلق نہیں رہا بلکہ مذہب کا مذاق اڑانے والے بن رہے ہیں، انبیاء کے ساتھ استہزاء کرنے والے ہیں اور ایسا طبقہ بھی ہے جو نہ صرف خدا کے وجود کا انکاری ہے بلکہ مذاق اڑانے والا ہے۔ فرمایا کہ اس بات میں یہ لوگ اس لحاظ سے مجبور ہیں کہ ان کو ان کے مذہب نے دل کی تسلی نہیں دی۔ ایک خدا سب طاقتوں کا سرچشمہ ہے، اس کو چھوڑ کر جب یہ لوگ ادھر ادھر بھٹکتے ہیں اور کئی خداؤں کے تصور کو جگہ دیتے ہیں، دعا کے فلسفے اور معجزات سے اور زندہ خدا کے تعلق سے ناآشنا ہیں تو ظاہر ہے کہ پھر اس قسم کے لوگوں کو یہ بات بے چینی میں بڑھاتی ہے اور یہی چیز انہیں مذہب سے دور لے جا رہی ہے۔

حضور انور نے ہالینڈ کے ایک سیاسی لیڈر کے اس بیان کا تذکرہ فرمایا جس میں اس نے دین حق کے خلاف ہرزہ سرائی کی تھی۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہالینڈ میں وقتاً فوقتاً دین حق کے خلاف باتیں اٹھتی رہتی ہیں مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ تمام ڈچ قوم ایسی ہے، ان میں شرفاء بھی ہیں، مختلف طبقات میں اچھے لوگ بھی ہیں اور انہوں نے اس سیاسی لیڈر کے بیانات کے خلاف سخت ردعمل بھی ظاہر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان صاحب کو کسی کی مذہبی آزادی سلب کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ہالینڈ میں جو کوئی جس عقیدے پر بھی ایمان رکھنا چاہے رکھ سکتا ہے۔ فرمایا کہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ جہاں دین حق پر اعتراض کرنے والے کا جواب دیں وہاں ان شرفاء کا شکریہ بھی ادا کریں جو ابھی تک اخلاقی قدریں رکھے ہوئے ہیں، ان تک دین کی خوبصورت تعلیم پہنچائیں اور خدا تعالیٰ کا پیغام ان تک پہنچائیں۔ آج جو دنیا میں افراتفری پھیلی ہوئی ہے اس کی وجوہات بتائیں کہ تم لوگ خدا سے دور جا رہے ہو۔ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانو، ان کو بتائیں کہ دل کا چین اور سکون دنیا کے لہو ولعب میں نہیں ہے بلکہ اصل سکون خدا تعالیٰ کی طرف جانے میں ہے۔ پس ہر احمدی دنیا کے ہر ملک میں اتمام حجت کیلئے کمربستہ ہو جائے اور دین حق کی صحیح تصویر دنیا کو دکھائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی مگر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ فرمایا کہ گزشتہ سو سال میں آنے والے زلزلوں اور آسمانی آفات کی تعداد گزشتہ کئی سو سال سے زیادہ ہے۔ اس سال بھی دنیا میں کئی جگہ پر زلزلے اور طوفان آئے۔ یہ انسان کو وارننگ ہے کہ خدا کو پہچانو۔ ہر احمدی کا کام ہے کہ جہاں اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرے وہاں دنیا کو بھی بتائیں کہ ان آفات سے بچنے کا صرف ایک ہی علاج ہے کہ ایک خدا کو پہچانو اور اس کے پیاروں کو ہنسی اور ٹھٹھے کا نشانہ نہ بناؤ۔ حضور انور نے دنیا کے مختلف ممالک میں امسال آنے والی مصیبتوں اور آسمانی آفات کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ چیزیں بتا رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کام کر رہی ہے اور انسان کو اس طرف توجہ دلا رہی ہے کہ ایک خدا کی پہچان کرو، حد سے نہ بڑھو اور انبیاء اور خدا کا استہزاء نہ کرو۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا غضب میں دھیما ہے، توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے، جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ کیڑا ہے اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی حقیقی پہچان کی توفیق دے اور دنیا کو بھی واحد خدا کی پہچان کرنے والا بنائے اور ہم اس کے رحم کو حاصل کرنے والے بن سکیں۔ آمین

مساوات قائم کرنے والا انقلاب

کونسٹن درجبل جارجیو (وزیر خارجہ رومانیہ) نے اپنی کتاب ''محمد'' میں رسول اللہؐ کے انقلاب کو دنیا کا عظیم ترین انقلاب قرار دیتے ہوئے لکھا:۔

''عربستان میں جو انقلاب حضرت محمدؐ برپا کرنا چاہتے تھے وہ انقلاب فرانس سے کہیں بڑا تھا۔ انقلاب فرانس فرانسیسیوں کے درمیان مساوات پیدا نہ کر سکا مگر پیغمبر اسلام کے لائے ہوئے انقلاب نے مسلمانوں کے درمیان مساوات قائم کر دی اور ہر قسم کے خاندانی طبقاتی اور مادی امتیازات کو مٹا دیا۔''

(بحوالہ پیغمبر اسلام غیر مسلموں کی نظر میں صفحہ 153)

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ ''مریم شادی فنڈ'' ہے۔ مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔''

(الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

احمدی میڈیکل پروفیشنلز متوجہ ہوں

احمدی میڈیکل پروفیشنلز کے درمیان باہمی رابطہ کیلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن پاکستان قائم ہے تمام احمدی میڈیکل و ڈینٹل ڈاکٹرز اور سٹوڈنٹس سے درخواست ہے کہ فوری طور پر اپنے کوائف مع پتہ و ٹیلی فون نمبرز سے سیکرٹری ایسوسی ایشن کو مندرجہ ذیل پتہ پر آگاہ فرماویں۔

ڈاکٹر سلطان احمد مبشر (سیکرٹری ایسوسی ایشن)
فضل عمر ہسپتال ربوہ فون 047-6211373
6213970,6213909,6215646
فیکس: 047-6212659
ای میل: amapak@gmail.com
(سیکرٹری احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن پاکستان)

گریسن ہال روڈ

مہکی مہکی سی گریسن ہال روڈ
ہم نے بھی دیکھی گریسن ہال روڈ

ایک دربارِ سخی دیکھا وہاں
جس پہ نازاں تھی گریسن ہال روڈ

ساری دنیا سے چلے آتے تھے لوگ
سب کی منزل تھی گریسن ہال روڈ

آ رہے تھے قافلہ در قافلہ
پیار کے راہی گریسن ہال روڈ

صاف ستھرے شہر، رستے تھے مگر
تھی بہت اجلی گریسن ہال روڈ

جس پہ مسکن ہے امام وقت کا
ہم کو ہے پیاری گریسن ہال روڈ

ہے دعا کہ قائم و دائم رہے
تیری ہریالی گریسن ہال روڈ

قافلے عشاق کے آتے رہیں
شوق سے قدسیؔ گریسن ہال روڈ

عبدالکریم قدسیؔ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ممالک بیرون میں بیوت الذکر کی تعمیر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ممالک بیرون میں احمدیہ بیوت الذکر کی تعداد تیرہ ہزار سے تجاوز کر گئی ہے۔ تاہم سیدنا حضرت مصلح موعود کی ایک خصوصی تحریک بابت تعمیر بیوت الذکر کو جاری رکھنا ازبس ضروری ہے تاکہ بیرون پاکستان میں ہر ملک میں ہی نہیں بلکہ ہر گاؤں میں خدا کا گھر تعمیر کروایا جائے۔ اس سلسلے میں جماعتوں کو حضرت مصلح موعود کے ارشادات کی یاددہانی حسب ذیل خلاصہ کی صورت میں کروائی جاتی ہے۔

آپ کے ارشادات کے مطابق ہر خوشی کے موقعہ پر بیوت الذکر کی مد میں شکرانہ کے طور پر حسب استطاعت چندہ ادا کیا جائے۔ مثلاً شادی۔ بچے کی پیدائش۔ ملازمت کے حصول اور امتحانات میں کامیابی وغیرہ۔ بعض جماعتوں میں دیکھا گیا ہے کہ خوشی کے مواقع پر عہدیدار حضرات بیوت الذکر کا چندہ لیتے ہیں مگر وہ مقامی بیت الذکر کے لئے لیتے ہیں انہیں حضرت مصلح موعود کی تحریک کے مطابق ممالک بیرون کی بیوت الذکر کے لئے بھی چندہ لینا اور اسے مرکز میں بھجوانے کا بھی اہتمام کرنا چاہئے۔ مخلصین جماعت ہر خوشی کے موقع پر بیوت الذکر کی تعمیر میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کرتے رہیں۔ عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مقامی طور پر ہر خوشی کے موقع پر متعلقہ گھرانوں کو اس کی موثر تحریک کرنے کا سلسلہ جاری رکھیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

سانحہ ارتحال

مکرم محمد داؤد ناصر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خوشدامن مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حاجی عبدالعزیز صاحب عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ مورخہ 14۔اگست 2007ء کو رحلت فرما گئیں۔ مورخہ 15۔اگست 2007ء کو بعد نماز عصر مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے بیت مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصوفہ موصیہ تھیں اور نہایت ملنسار، مہمان نواز اور پرجوش داعی الی اللہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین اور ان سب احباب جماعت کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے ان کی بیماری میں عیادت اور دعائیں کیں اور ان کی وفات پر حاضر ہو کر یا بذریعہ فون تعزیت کی۔

تقریب شادی

مکرم عبدالحلیم طیب صاحب سیکرٹری تربیت جماعت احمدیہ کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم خالد حلیم صاحب ڈوگر کی شادی ہمراہ مکرمہ طلعت اسحٰق صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب آف مسی ساگا کینیڈا کے ساتھ طے پائی۔ جلسہ سالانہ کینیڈا کے دوسرے روز مکرم نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے نکاح کا اعلان فرمایا۔ مورخہ 5 جون 2007ء کو تقریب رخصتانہ ہوئی۔ امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے رخصتی کے موقع پر اس کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی۔ مورخہ 6 جون کو دعوت ولیمہ کا انعقاد ہوا جن میں بزرگان اور عہدیداران جماعت نے شرکت کی۔ مکرم امیر صاحب نے ہی اس موقع پر دعا کروائی۔ دولہا کے دادا حضرت ماسٹر چراغ محمد صاحب یکے از رفیق حضرت اقدس جو تعلیم الاسلام سکول قادیان کے معروف بزرگ استاد تھے۔ دلہن واقف نو ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم و رحیم محض اپنے فضل سے اس رشتے کو خیر و برکت کا موجب بنائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم صوبیدار محمد شریف صاحب کارکن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے داماد مکرم مظفر احمد صاحب ولد مکرم حاجی محمد صدیق صاحب مورخہ 19۔اگست 2007ء کو بعمر 40 سال فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عصر بیت الفتوح میں خاکسار کے چھوٹے بیٹے مکرم حنیف احمد ثاقب صاحب مربی سلسلہ گولیکی ضلع گجرات نے پڑھائی۔ جس میں کثیر احباب نے شرکت کی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم ملک منیر احمد صاحب صدر محلّہ دارالفتوح (شرقی) نے دعا کروائی۔ آپ عرصہ ڈیڑھ سال سے بلڈ کینسر کے مرض میں مبتلا تھے۔ مرحوم نے اپنی بیماری کا عرصہ بڑے صبر و تحمل سے گزارا۔ آپ بڑے خوش مزاج، ملنسار اور قناعت پسند انسان تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور چار سالہ بیٹی یادگار چھوڑی ہے احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

خطبہ جمعہ

آنحضرت ﷺ نے سلامتی، امن، ایک دوسرے سے پیار اور دوسروں کے حقوق کی تعلیم دنیا میں قائم کی

دین کی جنگیں برائے جنگ نہ تھیں بلکہ آزادیٔ ضمیر و مذہب کے قیام کے لئے تھیں اور دنیا کو امن و سلامتی دینے کے لئے تھیں

ڈنمارک کے فدائی احمدی مکرم عبدالسلام صاحب اور سینیگال کے ابتدائی احمدی مکرم صالح جابی صاحب کی وفات کا اعلان اور ذکر خیر

مومنوں کو جنگ کی اجازت دینے کی وجوہات اور اس سے متعلقہ احکام اور قواعد وضوابط کا بیان

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (فرمودہ مورخہ 29/جون 2007ء (29/احسان 1386 ہجری شمسی)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے اصلاح اور انصاف قائم کرنے کی، امن، صلح اور سلامتی کی تعلیم کا ذکر کیا تھا اور اس بارے میں قرآنی احکامات بیان کئے تھے کہ انصاف کے تقاضے پورے کرنے سے ہی دنیا میں صلح اور سلامتی کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے اور اس کی بنیاد تقویٰ پر منحصر ہے اور قرآن کریم میں تقویٰ پر قائم رہنے کا ایک (۔) کو اس قدر تاکیدی حکم ہے اور بار بار حکم ہے کہ ایک مومن سے توقع ہی نہیں کی جاسکتی کہ وہ دنیا کی بدامنی میں کوئی کردار ادا کرسکتا ہے۔

اس بارہ میں قرآن کی تعلیم کا اس حوالے سے مَیں نے ذکر کیا تھا کہ کسی (۔) کو نہ انفرادی طور پر، نہ حکومتی طور پر یہ زیبا ہے کہ کسی قوم سے دشمنی کی وجہ سے انصاف کے تقاضے پورے نہ کرے۔ (۔) ہر قوم سے صلح و آشتی کے تعلقات استوار کرنے کی، قائم کرنے کی تعلیم دیتا ہے، سوائے ان کے جو براہ راست جنگوں کو (۔) پر ٹھونسنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس ضمن میں آج مزید (۔) قرآنی تعلیم کا ذکر کروں گا کہ کیوں اور کس حد تک جنگ کی اجازت ہے اور اگر بعض صورتوں میں جنگ نہ کی جائے جس کی (۔) نے ابتدائی زمانہ میں اجازت دی تھی تو کیا کیا نقصانات ہوسکتے ہیں اور کیا بھیانک نتائج اس کے نکلتے ہیں یا اُس وقت نکلنے کا امکان تھا۔ اس سے ثابت ہوگا کہ قتال کی اجازت دنیا کے امن و سلامتی کے لئے تھی نہ کہ دنیا میں فتنہ وفساد پیدا کرنے کے لئے جیسا کہ آج کل (۔) مخالف پروپیگنڈا کرنے والے شور مچا رہے ہیں۔ اگر ان مخالفین کا، یا ان کے ہمنواؤں کا، یا ان کی حمایت میں کھڑے لوگوں کے اپنے مذہب اور ان کی حکومتوں کے عمل اور دنیا کے امن وامان کی اور سکون کی بربادی کی جو کوششیں یہ کر رہے ہیں ان کا ذکر شروع ہو تو ان کے لئے کوئی راہ فرار نہیں رہتی۔ لیکن ہمارا مقصد دلوں کے کینوں اور بغضوں اور حسدوں کو مزید ہوا دینا نہیں ہے اس لئے قرآنی تعلیم کے بارے میں یہاں ذکر کروں گا جس سے کہ مزید یہ کھلے گا کہ جنگوں یا قتال کی جو اجازت ملی تھی وہ کن بنیادوں پر تھی۔ اسی سے (۔) کی خوبصورت تعلیم مزید واضح ہوتی ہے۔ یہ ایسی تعلیم ہے کہ کسی بھی دوسرے مذہب کی تعلیم کے مقابلے میں بڑی شان اور خوبصورتی سے اپنا مقام ظاہر کرتی ہے، اس کے پاس کوئی دوسری تعلیم پھٹک بھی نہیں سکتی۔ پس اس بارے میں کسی بھی احمدی کو، کسی بھی معترض (۔) کا جواب دینے میں معذرت خواہانہ رویہ اپنانے یا اختیار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ قرآن کریم کا ہر حکم حکمت سے پُر ہے جس کا مقصد حقوق اللہ اور حقوق العباد کا قیام ہے۔

آنحضرت ﷺ کے زمانے میں اور خلفائے راشدین کے زمانے میں جو جنگیں لڑی گئیں حضرت مسیح موعود نے ان کی وجوہات بیان فرمائی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس کی تین وجوہات ہیں۔

نمبر ایک یہ کہ دفاعی طور پر یعنی بطریق حفاظتِ خود اختیاری، اپنی حفاظت اور دفاع کے لئے۔

دوسرے بطور سزا یعنی خون کے عوض میں خون جب مسلمانوں پر حملے کئے گئے تو دشمن کو سزا دینے کے لئے، ان سے جنگ کی گئی، اسلامی حکومت تھی، سزا کا اختیار تھا۔

نمبر تین بطور آزادی قائم کرنے کے یعنی بغرض مزاحموں کی قوت توڑنے کے جو مسلمان ہونے پر قتل کرتے تھے۔ ان لوگوں کی طاقت توڑنے کے لئے جو اس وقت اسلام لانے والوں پر ظلم توڑتے تھے اور ان کو محض اس لئے قتل کیا جاتا تھا، اس لئے تکلیفیں دی جاتی تھیں کہ تم مسلمان ہوگئے ہو۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ جنگ کی جو بھی صورت تھی ان صورتوں میں قرآنی تعلیم کیا ہے۔ اس تعلیم کو دیکھ کر ایک عام عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ اُن حالات میں جن میں (۔) کو قتال یا جنگ کی اجازت دی گئی تھی، اگر اجازت نہ دی جاتی تو دنیا کا امن تباہ و برباد ہوجاتا اور سلامتی ختم ہوجاتی ۔ یہ اتنی خوبصورت تعلیم ہے کہ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا، دوسرے مذہب کی کوئی بھی تعلیم، نہ عیسائیت کی، نہ یہودیت کی نہ کسی اور مذہب کی اس کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ (۔)(الحج : 40) ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جارہا ہے، قتال کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

پھر فرمایا(۔)(الحج : 41) کہ وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا، محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا ربّ ہے اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع، ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کردیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور اور کامل غلبے والا ہے۔

یعنی اس لئے اجازت دی جاتی ہے کہ نمبر 1 (۔) کیونکہ ان پر جو ظلم ہوئے تھے بلاوجہ جو قتل کیا جارہا تھا، اس لئے ان کو اجازت دی جاتی ہے کہ اب تمہاری حکومت قائم ہوگئی ہے تو جب تمہارے پر حملہ ہو یا تمہیں کوئی قتل کرنے کے لئے آئے تو لڑو اور بدلہ لو۔ یا حکومت قائم ہے تو سزا کے طور پر قاتل کو سزا دو۔

پھر فرمایا دوسری بات کہ .... یعنی ان کے گھروں سے ان کو بلاوجہ نکالا گیا۔ ان کا

قصور کیا ہے؟ قصور یہ کہ وہ کہتے ہیں رَبُّنَااللّٰہُ کہ اللہ ہمارا رب ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر یہ اجازت نہ دی جاتی جو کہ مسلمانوں کو ایک لمبا عرصہ صبر کرنے اور ظلم سہنے اور ظلم میں پسنے کے بعد دی گئی تو دنیا میں ہر طرف ظلم و فساد نظر آتا۔

پس یہ اصولی حکم آ گیا کہ جب کوئی قوم دیر تک مسلسل دوسری قوم کے ظلموں کا تختہ مشق بنی رہے تو یہ اجازت دی جاتی ہے کہ جب اس کی حکومت قائم ہو تو اگر اس کے اختیارات ہیں تو وہ جنگ کرے۔لیکن اس کا مقصد ظلم کا خاتمہ ہے نہ کہ ظلموں کے بدلے لینے کے لئے حد سے بڑھ جانے کا حکم۔اس چیز کو بھی محدود کیا گیا ہے اس پُرحکمت ارشاد نے دوسرے مذاہب کے تحفظ کا بھی انتظام کروا دیا کہ اگر یہ اجازت نہ دی جاتی تو ہر مذہب کی عبادت گاہ ظالموں کے ہاتھوں تباہ و برباد کر دی جاتی جس سے نفرتیں اور بڑھتی ہیں اور سلامتی دنیا سے اٹھ جاتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ ہمیشہ سے ظالم کو ظلم سے روکنے کی اجازت ہے۔پس اگر یہ (۔) کی حکومت پر الزام لگانے والے ہیں تو یہ انتہائی غلط الزام ہے۔جب ظلم حد سے بڑھتا ہے تو اس کو روکنے کے لئے طاقت کا استعمال کیا جاتا ہے۔(۔) مذہب کے معاملے میں کسی پر سختی نہیں کرتا، کہتا ہے اس معاملے میں کسی پر سختی نہیں۔اپنے مذہب میں نہ کسی کو زبردستی شامل کیا، نہ کیا جا سکتا ہے، نہ اس کا حکم ہے۔مذہب ہر ایک کے دل کا معاملہ ہے، اس لئے ہر ایک اپنی زندگی اس کے مطابق گزارنے کا حق رکھتا ہے۔ اس حکم میں (۔) کو اس اہم امر کی طرف بھی توجہ دلا دی کہ جہاں تمہاری حکومت ہے، تمہیں اس بات سے باز رہنا چاہئے کہ دوسرے مذاہب کے راہب خانے، گرجے اور معابد ظلم سے گراؤ ورنہ پھر یہ ظلم ایک دوسرے پر ہوتا چلا جائے گا تمہاری (۔) بھی گرائی جائیں گی اور یوں فساد کا ایک سلسلہ شروع ہو جائے گا۔............

اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔) (الحج:42) جنہیں اگر ہم زمین میں تمکنت عطا کریں تو وہ نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بُری باتوں سے روکتے ہیں اور ہر بات کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

پس یہ ہے ان لوگوں کا کام جب ان کے پاس طاقت آ جاتی ہے۔جب اللہ کی مدد سے وہ ظالموں پر غالب آ جائیں، جب ان کی اپنی حکومت ہو، جہاں وہ (۔) طریق کے مطابق اپنی زندگی گزار سکیں تو پھر اپنے جائزے لیں اور سوچیں کہ یہ سب کچھ جو ملا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملا ہے۔ہم نے اب ان لوگوں جیسا نہیں ہونا جن کا مقصد لوگوں کو ان کی آزادیوں سے محروم کرنا ہے بلکہ ایک (۔) حکومت سے بلا امتیاز مذہب یا دوسری وابستگیوں کے ہر شہری کے لئے آزادئ رائے اور ضمیر کی توقع کی جاتی ہے۔ہر ایک کے لئے ملکی سیاست میں آزادی سے شمولیت کی توقع کی جاتی ہے جہاں ہر ایک کے لئے بحیثیت شہری ترقی کے یکساں مواقع میسر ہوں اور یہ (۔) حکومتوں کا کام ہے۔اور (۔) حکومت چلانے کے یہ اسلوب اس وقت آئیں گے اور شہریوں کے حقوق ادا کرنے کی توفیق تب ملے گی جب یہ بات ہر وقت پیش نظر ہو کہ اللہ تعالیٰ کی ذات مجھے ہر وقت دیکھ رہی ہے۔میرا کسی کے بھی حقوق غصب کرنا، مجھے اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے نہیں بچا سکتا کیونکہ اس کی ہر چیز پر نظر ہے۔پس ایک (۔) کو یا (۔) حکومت کو طاقت اور امن اور سلامتی مل جانے کے بعد حقیقی عبادت گزار بننا ہوگا۔کیونکہ حقیقی عبادت گزار بنے بغیر، نمازوں کے قیام کے بغیر، اللہ کا خوف دلوں میں پیدا نہیں ہو سکتا۔اور حقیقی نمازیں وہ ہیں جو اللہ کے خوف اور تقویٰ سے ادا کی جاتی ہیں۔ورنہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بہت سارے نمازی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے ہلاکت بھیجی ہے۔جن کی نمازیں منہ پر ماری جائیں گی۔تو یہ سوچنا ہوگا کہ کیا ہم وہ نمازیں ادا کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق چلنے والے لوگوں کی نمازیں ہیں۔پھر مالی قربانی بھی کرنی ہوگی نہ یہ کہ ظلم کرتے ہوئے دوسروں کے مال کو غصب کر جائیں۔پھر نیکیوں کی تلقین ہے بری باتوں سے روکنا ہے اور یہ اللہ کے تقویٰ کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

پس ان سب باتوں کا خلاصہ یہ بنتا ہے کہ ایک (۔) حکومت طاقت آنے کے بعد صرف اپنی طاقت کو غلط ذرائع سے بڑھانے میں مصروف نہ ہو جائے بلکہ بلا امتیاز مذہب و نسل ہر شہری کے حقوق کی حفاظت، غریبوں کو ان کا مقام دینا یہ اس کا کام ہے تا کہ معاشرے اور ملک میں امن او رسلامتی کی فضا پیدا ہو سکے۔اور خاص طور پر ہر شہری کے اُس کے ضمیر کے مطابق مذہب اختیار کرنے اور اس کے مطابق عبادت کرنے اور اس کی عبادتگاہوں کی حفاظت کی ضمانت دینا یہ ایک (۔) حکومت کا کام ہے۔کیونکہ یہی چیز ہے جو امن اور سلامتی کی بھی ضمانت ہے۔

پس آج تمام (۔) حکومتوں کا کام ہے کہ (۔) کی یہ حقیقی تصویر تمام دنیا کے سامنے پیش کریں۔جماعت احمدیہ کے پاس تو حکومت نہیں ہے لیکن ہم دعا کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو یہ توفیق دے کہ یہ (۔) کی صحیح تصویر پیش کرنے والے بنیں تا کہ آج (۔) پر ہر طرف سے جو حملے ہو رہے ہیں اور جو حملے دراصل (۔) کو نہ سمجھنے اور بعض (۔) کے غلط رویّے اور غلط حرکات کی وجہ سے ہو رہے ہیں، ان کو دنیا کے ذہنوں سے نکالا جائے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنگ کی جو اجازت ہے (۔) حکومت کو دی جاتی ہے، ان وجوہات کی وجہ سے جو پہلے بیان ہوئی ہیں۔لیکن اجازت کے باوجود اس کی حدیں مقرر کی گئی ہیں، اس کے قواعد و ضوابط مقرر کئے گئے ہیں، کھلی چھٹی نہیں مل گئی۔جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ اگر دشمن ظلم کرتا ہے تو تم بھی یہ نہ ہو کہ ظلم کرنے والے بنو بلکہ جس حد تک ہو سکتا ہے، اپنی جنگ کو اس حد تک محدود رکھو کہ جہاں صرف ظلم رُک جائے۔کسی قسم کی بھی زیادتی (۔) حکومت کی طرف سے نہیں ہونی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) (البقرۃ: 191) اور اللہ کی راہ میں ان سے قتال کرو جو تم سے قتال کرتے ہیں اور زیادتی نہ کرو۔یقیناً اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

پھر فرمایا (۔) (البقرۃ:192) اور (دوران قتال، جنگ کے دوران) انہیں قتل کرو جہاں کہیں بھی تم انہیں پاؤ، اور انہیں وہاں سے نکال دو جہاں سے تمہیں انہوں نے نکالا تھا اور فتنہ قتل سے زیادہ سنگین ہوتا ہے اور ان سے مسجد حرام کے پاس قتال نہ کرو یہاں تک کہ وہ تم سے وہاں قتال کریں۔پس اگر وہ تم سے قتال کریں تو پھر تم ان کو قتل کرو، کافروں کی ایسی ہی جزا ہوتی ہے۔

پھر فرمایا (۔) (البقرۃ:193) پس اگر وہ باز آ جائیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ بہت مغفرت کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پھر فرماتا ہے (۔) (البقرۃ:194) اور ان سے قتال کرتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین (اختیار کرنا) اللہ کی خاطر ہو جائے۔پس اگر وہ باز آ جائیں تو (زیادتی کرنے والے) ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی نہیں کرنی۔

تو یہ ہے عدل و انصاف پر مبنی (۔) کی سلامتی کی تعلیم کہ جنگ کی اجازت صرف اس صورت میں ہے کہ جنگ صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا ہوا کوئی کام بھی ظلم پر مبنی نہیں ہو سکتا۔پس اللہ کی خاطر جنگ کا مطلب ہے کہ اُن لوگوں سے لڑو جو اللہ کی عبادت سے روکتے ہیں، جو ظلم کرتے ہیں اور جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے، ظلم و تعدّی میں حد سے زیادہ بڑھ چکے ہیں۔پس یہ لڑائی لڑنے کا اس کے علاوہ کوئی مقصد نہ ہو کہ یہ جو کچھ بھی کیا جا رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر ہی کیا جا رہا ہے۔اگر کوئی جنگ ذاتی لالچوں، حرصوں اور اپنی حکومت کا رسوخ بڑھانے کے لئے ہے تو ایسی جنگ (۔) میں قطعاً منع ہے۔

اور پھر فرمایا یہ جنگ اس وقت جائز ہے جب دشمن تم پر حملے میں پہل کرے۔پھر یہ بھی اجازت نہیں کہ جس قوم سے جنگ ہو رہی ہے اس کے ہر شخص سے تمہاری جنگ ہے بلکہ اگر اس طرح کرو گے تو زیادتی ہوگی اور زیادتی کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔تمہاری جنگ صرف فوجیوں سے ہونی چاہئے جو ہتھیار لے کر تمہارے سامنے آئیں۔

پھر فرمایا کہ جنگ کو محدود رکھو۔یہ نہیں کہ دشمن کو سبق دینے کے لئے جنگ کے میدان وسیع کرتے چلے جاؤ۔پھر عبادتگاہوں کے قریب بھی جنگ سے بھی منع کیا ہے۔سوائے اس کے کہ دشمن

مجبور کرے کجا یہ کہ ان عبادتگاہوں کو گرایا جائے۔اس لئے آنحضرت ﷺ اپنے لشکروں کو خاص طور پر ہمیشہ یہ ہدایت فرمایا کرتے تھے کہ معبدوں اور گرجوں کی حفاظت کرنی ہے، ان کو نہیں گرانا، ان کو نقصان نہیں پہنچانا۔اور مسجد حرام کے اردگرد تو جنگ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔یہ تو اللہ تعالیٰ کا گھر ہے جو امن اور سلامتی کے ساتھ تمام دنیا کے لوگوں کو ایک ہاتھ پر جمع کر کے امت واحدہ بنانے والا ہے۔اس لئے اس کا تقدس تو ہر حال میں قائم رہنا چاہئے سوائے اس کے کہ دشمن مجبور کرے اور تم پر حملہ کرے تو پھر مجبوری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا جنگ کی اجازت دینے کا مقصد دنیا کے فساد کو دُور کرنا ہے۔اس لئے فرمایا کہ جب فتنہ ختم ہو جائے یا دشمن جنگ سے باز آ جائے تو پھر ایک (۔) سے کسی بھی قسم کی زیادتی سرزد نہیں ہونی چاہئے۔جب مذہبی آزادی قائم ہو گی تو پھر سیاسی مقاصد کے لئے جنگوں کا کوئی جواز نہیں۔ پس یہ ہے (۔) تعلیم۔اگر (۔) کا مقصد صرف طاقت کے زور سے (۔) کو پھیلانا ہوتا تو یہ حکم نہ ہوتا کہ (۔) اگر وہ باز آ جائیں تو پھر ان پر کسی قسم کی گرفت نہیں ہے۔پھر جنگوں کے بلاوجہ بہانے تلاش نہ کرو۔ہر ایک کو اپنے مذہب کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کا حق ہے۔جنگ صرف اس وقت تک ہے جب وہ تمہارے سے جنگ کر رہے ہیں نہ اس لئے کہ ان کے مذہب کو بدلا جائے۔

پھر ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔) (الانفال:39) جنہوں نے کفر کیا ان سے کہہ دے کہ وہ باز آ جائیں تو جو کچھ گزر چکا وہ انہیں معاف کر دیا جائے گا۔لیکن اگر وہ (جرم کا) اعادہ کریں تو یقیناً پہلوں کی سنّت گزر چکی ہے۔

پھر فرمایا (۔) (الانفال:40) اور تم ان سے قتال کرتے رہو یہاں تک کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور دین خالصتاً اللہ کے لئے ہو جائے۔پس اگر وہ باز آ جائیں تو یقیناً اللہ اس پر جو وہ عمل کرتے ہیں گہری نظر رکھنے والا ہے۔

پھر فرمایا (۔) (الانفال:41) اور اگر وہ پیٹھ پھیر لیں تو جان لو کہ اللہ ہی تمہارا والی ہے۔ کیا ہی اچھا والی اور کیا ہی اچھا مدد کرنے والا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان آنحضرت ﷺ کے ذریعہ کروایا کہ ہم یہ جنگ کوئی ظلم و تعدّی کی وجہ سے نہیں کر رہے بلکہ یہ تم ہو جنہوں نے ہمیں مکّہ میں بھی ظلم کا نشانہ بنایا، اب بھی تم ہم پہ جنگ ٹھونس رہے ہو۔جنگ بدر کے بعد کفّار سے کہا جا رہا ہے، جو کہ مکّہ سے ہجرت کے تھوڑے عرصہ بعد ہی لڑی گئی تھی۔ابھی تو ان تکلیفوں اور ظلموں اور زیادتیوں کی یادیں بھی تازہ تھیں جو کفار مکہ نے کیں۔مسلمانوں کو جس طرح ظلم کا نشانہ بنایا گیا، خود آنحضرت ﷺ کو جو دُکھ اور تکلیفیں دی گئیں ان کی یادیں بھی تازہ تھیں۔تو بدر کی جنگ میں جب انہوں نے حملہ کیا تو کفّار کو شکست کا سامنا بھی کرنا پڑا۔اس سے مسلمانوں کے حوصلے بلند ہوئے۔ان کو اللہ تعالیٰ پر مدد کا یقین بھی مزید مضبوط ہوا۔لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کروایا کہ مسلمان کا دل بغض اور کینہ اور بدلہ لینے سے بہت بالا ہے۔ہر مسلمان سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ سلامتی کا چلتا پھرتا پیغام ہو۔یہ اعلان اس لئے فرمایا کہ ہم تمہارے پرانے ظلم بھی معاف کرتے ہیں۔تمہارا یہ جنگ ٹھونسنا بھی ہم معاف کرتے ہیں۔اگر تم ہم سے آئندہ جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کرنا چاہو۔یہ عہد کرو تو ہماری طرف سے بھی پابندی ہو گی۔لیکن اگر باز نہیں آؤ گے تو پھر ہماری مجبوری ہے۔جب بھی تم حملہ کرو گے، یا ہمارے ساتھیوں کو، دوسرے مسلمانوں کو تکلیفیں پہنچاؤ گے تو تمہارے ظلم کو روکنے کی وجہ سے اس کا بدلہ لیا جائے گا۔تو اللہ کے دین کی خاطر اور دنیا کے امن اور سلامتی کی خاطر ہمیں لڑنا پڑے گا تو لڑیں گے۔

یہ بھی اعتراض ہوتا ہے کہ فرمایا (۔) یعنی اور دین خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جائے۔ اعتراض کرنے والے (۔) پر اعتراض کرتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ (۔) کو یہ حکم ہے کہ تم جنگ کرتے چلے جاؤ اور (۔) کو تلوار کے زور سے پھیلاتے چلے جاؤ یہاں تک کہ تمام دنیا پر (۔) پھیل جائے۔تو یہ تو کم عقلی اور کم فہمی ہے اور (۔) پر الزام تراشی ہے۔اگر سیاق و سباق کے ساتھ دیکھیں اور دوسری آیات کے ساتھ دیکھیں، جن میں سے چند کا مَیں نے ذکر بھی کر دیا ہے تو اس سے صاف مطلب بنتا ہے کہ کیونکہ ہر شخص کے دین کا معاملہ اپنے خدا کے ساتھ ہے اس لئے جس کا جو دین ہے وہ اختیار کرے۔(۔) کا پیغام پہنچانا تو ہر (۔) کا فرض ہے لیکن اس کو زبردستی منوانا (۔) کا کام نہیں ہے، یہ اللہ کا معاملہ ہے۔"اللہ کے لئے دین ہو جائے" کا مطلب یہ ہے کہ جو بھی تم کام کرو وہ خالصتاً اللہ کے لئے کرو، نہ یہ کہ (۔) کو زبردستی ٹھونسو۔اگر کوئی نہیں مانتا تو یہ اس کی مرضی ہے، ہر ایک کا عمل اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے پھر وہ جو چاہے گا سلوک کرے گا۔

آنحضرت ﷺ کی ذات پر بھی یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ آپؐ بھی نعوذ باللہ زبردستی لشکر کشی کیا کرتے تھے اور زبردستی مسلمان بناتے تھے اور اسی لئے یہ جنگیں لڑی گئیں۔اور اس دلیل کے علاوہ یہ دلیل بھی دی جاتی ہے کہ آنحضرت ﷺ جب بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھا کرتے تھے یا جب کوئی لشکر بھجواتے تھے یا جب کوئی غزوہ ہوتا تھا اسلام اپیغام بھجواتے تھے یعنی اسلام قبول کر لو تو محفوظ رہو گے۔اور اس کا نتیجہ نکالنے والے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے کہ یہ دھمکی ہے کہ اسلام قبول کر لو ورنہ پھر ہم طاقت کے زور سے منوائیں گے۔

پہلی بات تو یہ کہ آنحضرت ﷺ خالصتاً تبلیغی نقطہ نظر سے یہ فرماتے تھے کہ اسلام کا پیغام ہی ہے جو سلامتی کا پیغام ہے اس لئے اس کی فرمانبرداری کرو اور اس کے سائے تلے آ جاؤ۔یہ معترضین تو دنیا کی آنکھ سے دیکھتے ہیں یہ کم از کم اتنی عقل کرتے کہ بڑے بڑے بادشاہوں کو آنحضرت ﷺ نے تبلیغی خطوط لکھے اور ایک ہی وقت میں خطوط لکھے اور بقول معترضین کے کہ یہ دھمکی آمیز الفاظ ہیں تو یہ خطوط ایک ہی وقت میں دنیا کی تمام بڑی بڑی حکومتوں کو، بادشاہوں کو لکھے جا رہے ہیں کہ اگر نہ مانو گے تو جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔اگر ان کے مطابق اس کے معنے لئے جائیں تو کوئی بھی عام عقل کا انسان بھی اس قسم کی حرکت نہیں کر سکتا کہ تمام دنیا سے ایک وقت میں ٹکر لی جائے جبکہ خود اس وقت اسلام کی طاقت محدود تھی۔ان کو کچھ تو عقل کرنی چاہئے، سوچنا چاہئے۔آنحضرت ﷺ نے جو خدا تعالیٰ کے نبی تھے اور اس کی ذات پر آپ کو مکمل یقین تھا آپؐ نے یہ پیغام دیا لیکن اس لئے دیا کہ آپؐ انسانی ہمدردی چاہتے تھے اور آپؐ کو یقین تھا کہ اس دین میں ہی اب امن و سلامتی ہے۔یہی دین ہے جو امن اور سلامتی پھیلانے والا دین ہے اس لئے دنیا کو اسے تسلیم کرنا چاہئے اور اس نیت سے انہوں نے یہ پیغام مختلف بادشاہوں کو بھجوائے۔آنحضرت ﷺ، جن کو خدا تعالیٰ نے اپنا آخری شرعی پیغام دے کر دنیا میں بھیجا سے زیادہ کوئی بھی اس یقین پر قائم نہیں ہو سکتا تھا کہ اب یہی پیغام ہے جو دنیا کی سلامتی کا ضامن ہے۔ پس اس لحاظ سے انہی الفاظ کے ساتھ آپؐ نے بادشاہوں کو بھی دعوت دی اور آپ اس ہمدردی کی وجہ سے ہر حد سے بڑھے ہوئے کو جو اسلام کو ختم کرنے کے درپے تھا جنگ شروع ہونے سے پہلے یہی پیغام بھیجا کرتے تھے کہ اسلام تو امن و سلامتی اور صلح کا پیغام ہے اب جبکہ تم ہم پر جنگ ٹھونس رہے ہو ہم اب بھی اس سے گریز کرتے ہوئے تمہیں یہ سلامتی کا پیغام دیتے ہیں کہ اگر تم اپنے مذہب پر قائم رہنا چاہتے ہو تو رہو۔بیشک اپنے طریق کے مطابق عبادت کرو لیکن اسلام کے خلاف سازشیں کرنے اور مسلمانوں کو تنگ کرنے سے باز آ جاؤ اور اب جبکہ تم نے ہم پہ جنگ ٹھونسی ہے اور اس کو ماننے کو تیار نہیں تو اب یہی ایک حل ہے کہ اگر تم جنگ ہارتے ہو تب بھی تمہیں فرمانبرداری اختیار کرنا پڑے گی اور اگر جنگ کئے بغیر اسلام کی فرمانبرداری اور اطاعت میں آتے ہو تب بھی ٹھیک ہے، تمہارے سارے حقوق تمہیں دیئے جائیں گے۔پس یہ الزام قطعاً غلط ہے کہ نعوذ باللہ کوئی دھمکی تھی بلکہ اس کو جس طرح بھی لیا جائے یہ اس حکم کی تعمیل تھی کہ جب تک دین خالصتاً اللہ کے لئے (نہ) ہو جائے امن قائم کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ہر ایک کو مذہبی آزادی دینی ہے۔تاریخ شاہد ہے کہ آپ جنگوں میں کس طرح محکوم قوم کا خیال رکھا کرتے تھے اور اس کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔یہاں تک فرمایا کہ جنگ میں کوئی دھوکے بازی نہیں کرنی۔آپ کے حملے بھی ہمیشہ دن کی روشنی میں ہوا کرتے تھے۔حکم تھا کہ کسی بچے کو نہیں مارنا، کسی عورت کو نہیں مارنا، پادریوں اور مذہبی رہنماؤں کو قتل نہیں کرنا، بوڑھوں کو نہیں مارنا بلکہ جو تلوار نہیں اٹھاتا اسے بھی کچھ

نہیں کہنا چاہیے وہ نوجوان ہو۔ پھر دشمن ملک کے اندر خوف اور دہشت پیدا نہیں کرنی۔لشکر جنگ میں اپنا پڑاؤ ڈالیں تو ایسی جگہ ڈالیں جہاں لوگوں کو تکلیف نہ ہو اور فرمایا جو اس بات کی پابندی نہیں کرے گا اس کی لڑائی خدا کے لئے نہیں ہوگی بلکہ اپنے نفس کے لئے ہوگی اور جو لڑائیاں نفس کے لئے لڑی جاتی ہیں اس میں ظلم و تعدّی کے علاوہ کچھ نہیں ہوا کرتا۔ تو اس ظلم و تعدّی کو روکنے کے لئے ہی اور اس سلامتی کو پھیلانے کے لئے ہی حکم ہے کہ تمہارا ہر کام خدا کی خاطر ہونا چاہئے۔

پھر دیکھیں انسانی ہمدردی کی انتہا۔ آپؐ ہدایت دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ دشمن کے منہ پر زخم نہیں لگانا۔ کوشش کرنی ہے کہ دشمن کو کم از کم نقصان پہنچے۔قیدیوں کے آرام کا خیال رکھنا ہے۔ غالباً جنگ بدر کے ایک قیدی نے بیان کیا کہ جس گھر میں وہ قید تھا اس گھر والے خود کھجور پر گزارا کرتے تھے اور مجھے روٹی دیا کرتے تھے اور اگر کسی بچے کے ہاتھ میں بھی روٹی آ جاتی تھی تو مجھے پیش کر دیتے تھے۔ اس نے ذکر کیا کہ مَیں بعض دفعہ شرمندہ ہوتا تھا اور واپس کرتا تھا لیکن تب بھی (کیونکہ یہ حکم تھا، (۔) کی تعلیم تھی) وہ باصرار روٹی مجھے واپس کر دیا کرتے تھے کہ نہیں تم کھاؤ۔ تو بچوں تک کا یہ حال تھا۔ یہ تھی وہ سلامتی کی تعلیم، امن کی تعلیم، ایک دوسرے سے پیار کی تعلیم، دوسروں کے حقوق کی تعلیم جو آنحضرت ﷺ نے اپنی امت میں قائم کی اور بچہ بچہ جانتا تھا کہ اسلام امن و سلامتی کے علاوہ کچھ نہیں۔ پھر کسی بھی قوم سے اچھے تعلقات کے لئے اس کے سفیروں سے حسن سلوک انتہائی ضروری ہے۔ آپؐ کا حکم تھا کہ غیر ملکی سفیروں سے خاص سلوک کرنا ہے۔ ان کا ادب اور احترام کرنا ہے اگر غلطی بھی ہو جائے تو صرف نظر کرنی ہے، چشم پوشی کرنی ہے۔ پھر اس امن قائم کرنے کے لئے فرمایا کہ اگر جنگی قیدیوں کے ساتھ کوئی مسلمان زیادتی کا مرتکب ہو تو اس قیدی کو بلا معاوضہ آزاد کر دو۔ تو یہ احکام ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ اسلام کی جنگیں برائے جنگ نہ تھیں بلکہ اسلام کے لئے، اللہ تعالیٰ کے لئے تھیں۔ آزادی ضمیر و مذہب کے قیام کے لئے تھیں اور دنیا کو امن و سلامتی دینے کے لئے تھیں۔

پھر قیدیوں سے حسن سلوک کے بارے میں قرآنی تعلیم ہے کہ اگر کسی قیدی کو یا غلام کو فدیہ دے کر چھڑانے والا کوئی نہ ہو اور وہ خود بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو فرمایا (۔) (النور: 34) یعنی تمہارے غلاموں یا جنگی قیدیوں میں سے جو تمہیں معاوضہ دینے کا تحریری معاہدہ کرنا چاہیں تو اگر تم ان میں صلاحیت پاؤ کہ ان میں یہ صلاحیت ہے، ان کو کوئی ہنر آتا ہے کہ وہ اس معاہدے کے تحت کوئی کام کر کے اپنی روزی کما سکتے ہیں تو تحریری معاہدہ کر لو اور ان کو آزاد کر دو اور وہ مال جو اللہ نے تمہیں دیا ہے اس سے بھی کچھ انہیں دو۔ یہ جو جنگوں کا خرچ ہے کیونکہ اس وقت انفرادی طور پر پورا کیا جاتا تھا تو جس مالک کے پاس وہ غلام ہے وہ اس کا کچھ خرچ برداشت کرے یا وہ نہیں کرتا تو مسلمان اکٹھے ہو کر اس کے لئے سامان کر دیں اس طرح اس کو آزادی مل جائے یا لکھ کر آزادی مل جائے یا اگر اس کا کوئی فائدہ ہو سکتا ہے تو جو تھوڑی بہت کمی رہ گئی اپنے پاس سے پوری کر دو تا کہ وہ آزادی سے روزی کما سکے اور اس طرح معاشرے کا آزاد شہری بنتے ہوئے ملکی ترقی میں بھی شامل ہو سکے کیونکہ اس کا ہنر اس کو فائدہ پہنچانے کے ساتھ ملک کے بھی کام آ رہا ہوگا۔

تو یہ ہے (۔) کی خوبصورت تعلیم جو ہر پہلو سے ہر طبقے پر سلامتی بکھیرنے والی ہے۔ ہر ایک کو آزادی دلوانے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ اللہ تعالیٰ کی اس خوبصورت تعلیم کے جو مختلف پہلو ہیں (جو مختلف خطبات میں بیان کئے ہیں) ان کو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہوئے (۔) کی روشن اور حسین تعلیم سے دنیا کو روشناس کروائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا۔

اس وقت ایک افسوسناک اعلان کروں گا۔ ڈنمارک کے ہمارے ایک مخلص فدائی احمدی مکرم عبدالسلام میڈسن صاحب 25 جون کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ (۔)۔ آپ کے والد عیسائی پادری تھے۔ خود بھی یونیورسٹی میں کرسچین تھیالوجی (Christian Theology) کی تعلیم حاصل کر رہے تھے، عیسائیت کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ انہوں نے بھی پادری بننا تھا۔ لیکن قرآن کریم کے مطالعہ کے بعد اچانک ان کی زندگی میں انقلاب آیا اور 1955ء میں جب آپ یونیورسٹی کے فائنل امتحان کی تیاری کر رہے تھے آپ نے عیسائیت کو ترک کیا اور (۔) قبول کیا۔ جس کے بعد پھر 1956ء میں ہمارے (۔) کمال یوسف صاحب سے رابطہ ہوا جو ان دنوں میں سویڈن میں تھے، ان کے ذریعہ پھر پوری تحقیق کر کے 1958ء میں خلافت ثانیہ میں آپ نے بیعت کی اور جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ پھر 1958ء میں ہی آپ نے وصیت کی توفیق پائی اور اس طرح یہ سکینڈے نیوین ممالک میں پہلے موصی تھے اور 1961ء میں اپنی زندگی وقف کرنے کی درخواست بھیجی اور 15 نومبر 1962ء کو آپ کا تقرر بطور اعزازی (۔) ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آخر وقت تک اس پر قائم رہے۔ ڈینش کے علاوہ انگلش، جرمن اور عربی زبان پر بھی ان کو عبور تھا اور قرآن کریم کا ڈینش ترجمہ بھی انہوں نے کیا جو پہلی بار 1967ء میں شائع ہوا۔ قرآن کریم کے ترجمہ کے علاوہ بھی انہوں نے جماعت کا کافی لٹریچر پیدا کیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود (۔) کی کتب کا ترجمہ بھی شامل ہے۔ ان کی بہت ساری خدمات ہیں۔ کچھ عرصہ سے ان کو کینسر تھا جس کی وجہ سے بیمار تھے۔ مجھے سلام اور دعا کے لئے پیغام بھی بھجواتے رہتے تھے۔ ہر خلافت سے ان کا ہمیشہ تعلق رہا۔ ان کی اہلیہ بھی 1960ء میں بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوئی تھیں اہلیہ اور بیٹا ان کی یادگار ہیں۔

دوسرے مکرم استاذ صالح جابی صاحب جو سینیگال کے ہیں یہ یکم مئی کو 68 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے (۔)۔ یہ سینیگال کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے اور بڑے اچھے داعی الی اللہ تھے (۔) میں مصروف رہتے تھے۔ آپ علاقے کے معروف عربی استاد اور عالم تھے اور آپ کے گاؤں اور نزدیک کے دوسرے دیہات سے لوگ علم حاصل کرنے کے لئے آپ کے پاس آتے رہتے تھے۔ 1985ء سے انہوں نے بطور معلم جماعت کو اپنی خدمات پیش کیں اور اس عہد کو وفات تک نبھایا۔

اللہ تعالیٰ ہر دو بزرگوں کے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ابھی جمعہ کی نماز کے بعد ان دونوں کی نماز جنازہ غائب پڑھوں گا۔ انشاء اللہ

الکفر ملۃ واحدۃ کا منظر

حافظ محمد عرفان الحق اظہار حقانی مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک لکھتے ہیں۔

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد الکفر ملۃ واحدۃ برحق ہے۔ مگر اس وقت پوری عالم کفر کا مسلمانوں کے خلاف عملاً متحد ہو جانا ہماری تاریخ کا پہلا واقعہ ہے۔ پیش کردہ ارشاد نبوی ﷺ کا ظہور اتنے واضح انداز میں پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ صلیبی جنگوں میں عالم کفر کی بڑی اکثریت ایک ہو چکی تھی مگر کافروں کی ایک اہم تعداد لاتعلق اور غیر جانبدار بھی تھی اسی طرح تاتاری فتنہ بھی ایک عذاب الٰہی تھا مگر اس موقع پر بھی کئی طاقتیں مسلمانوں کے ساتھ تھیں۔ سوویت یونین اور امریکہ دو سپر پاور تھے اپنی مجبوریوں کی وجہ سے ان دونوں میں سے ایک مسلمانوں سے تعاون کرتا رہا یا غیر جانبدار رہا مگر شکست روس کے بعد وہ صورت حال بدل گئی۔ اس وقت پوری غیر مسلم قوتیں خواہ ہنود ہیں یا یہود و عیسائی ہیں یا کمیونسٹ بھارت، جاپان، فار ایسٹ جیسے مشرقی اقوام اور دیگر ممالک بھی شیطان بزرگ محور شر و منبع فساد امریکہ اور اس کے حواریوں کے ساتھ ہیں اور ہمارے مسلم ممالک کے حکمران بھی حزب اللہ کے مقابلہ میں حزب الشیطان کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔

فلسطین کشمیر، بوسنیا، شیشان کی حالت تو سب کو معلوم ہے مگر اب دشمن پورے عالم اسلام کو فلسطین اور شیشان بنانے پر تلا ہوا ہے۔ جس کا نمونہ برادر اشقاء افغانستان اور عراق کی شکل میں ہمارے سامنے ہے اور پورا عالم کفر امت مسلمہ کے بارہ میں ایک وحدت بن چکا ہے۔ کیا اس سے پہلے الکفر ملۃ واحدۃ کا ایسا ظہور ہوا تھا۔

اس جنگ میں دشمن کا ہتھیار ایک تو حربی ساز و سامان توپ و تفنگ اور مہلک ساز و سامان ہے تو دوسرا خطرناک حربہ اس کا دین اسلام اور ملت مسلمہ پر نشریاتی ابلاغی (میڈیا) وار ہے اس شیطانی دجل و فریب کے لئے وجہ جواز فراہم کرنے کے لئے اس نے اسلام پر ارھابیت کا الزام لگا کر پورے دین کے روشن اور واضح چہرے کو مسخ کرنے کی کوشش کی ہے اور اسلام پر دہشت گردی، تنگ نظری، انتہا پسندی اور جہالت کے نام نہاد الزامات کی یلغار کر دی ہے۔ فلسطین، عراق، کشمیر اور افغانستان کے بے گناہ مسلمانوں کا قتل عام دہشتگردی نہیں ہے۔ مگر اس کے خلاف آواز اٹھانے والے ناقابل معافی مجرم اور دہشت گرد ہیں۔

(ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک مارچ 2007ء ص 50)

واقفین نو متوجہ ہوں

براہ مہربانی مندرجہ ذیل واقفین نو وکالت وقف نو سے رابطہ فرمائیں۔

حوالہ نمبر	نام	ولدیت
3020A	وقاص احمد	چوہدری ظفر اقبال صاحب
1283-A	خرم شہزاد	مبشر احمد چوہان صاحب
4176-A	لئیق احمد	مجید احمد صاحب
4190-A	منیر احمد	بشیر احمد صاحب
2352-A	نوشین کنول	عبدالستار صاحب
7005-A	اعجاز احمد	غلام احمد صاحب
5194-A	محمد عمران	محمد اکرم صاحب
7204-A	شفیق احمد	ملک شبیر احمد صاحب
9124-A	ظہیر احمد بابر	بشیر احمد صاحب
3233-A	صبیحہ اسد	محمد اسد اللہ صاحب
3232-A	عطیہ نسیم	محمد نصر اللہ صاحب
2158-B	افراز احمد سجیلہ جمیل	محمد جمیل شہزاد صاحب
10582-A	ذیشان محمود	محمود احمد صاحب
6939-A	جاوید اقبال	ظفر اقبال صاحب
5545-B	کائنات سہیل نادرہ سہیل طاہرہ سہیل زوہا سہیل	سہیل احمد صاحب
2635-B	روہان احمد	فاروق احمد طاہر صاحب
3286-B	محمد لبیب احمد	محمد رفیق صاحب
1012-B	انعم طارق	مختار احمد طارق صاحب
3421-A	نبیل احمد	بشیر احمد صاحب
1938-A	عمران احمد	ادریس احمد صاحب
7009-A	اعزاز احمد	امجد علی صاحب
11953-A	بلال قمر	قمرالدین صاحب
229-B	عدنان حبیب	عبدالقدیر صاحب
4260-A	عثمان طاہر	خورشید احمد رانا صاحب
4141-A	جنیبہ احمد ظفر	ظفر احمد صاحب
1021-A	وجاہت احمد	سخاوت علی صاحب
5346-A	منور احمد، وقاص انور	محمد انور صاحب
6142-A	سید عمیر عالم شاہ	سید منور احمد شاہ صاحب

(وکیل وقف نو)

خبریں

پاکستانی حدود میں حملہ کر کے 19 طالبان ہلاک کر دیئے

افغانستان میں موجود اتحادی فورسز نے پاکستان کی اجازت سے پاکستانی حدود میں خفیہ ٹھکانوں پر حملے کر کے 19 طالبان ہلاک کرنے کا دعویٰ کیا ہے جبکہ پاک فوج نے اجازت دینے کی سختی سے تردید کی ہے۔ کابل سے جاری ہونے والے اتحادی فوج کے بیان میں کہا گیا ہے کہ افغان فوج کی سرحدی چیک پوسٹ پر حملے کے بعد افغان اور اتحادی فورسز نے سرحد کے دونوں جانب طالبان کے ٹھکانوں پر مارٹر گولوں اور آرٹلری سے حملہ کیا۔ سرحد کے دونوں جانب سے 3,3 ٹھکانوں کو تباہ کر دیا گیا۔

نواز شریف معاہدے کی پاسداری کریں پاکستان نہ جائیں

لبنان کے سابق وزیر اعظم رفیق حریری کے صاحبزادے سعد حریری نے نواز شریف سے ملاقات میں ان پر زور دیا ہے کہ وہ معاہدے کی پاسداری کریں اور پاکستان واپس نہ جائیں۔ دریں اثناء مسلم لیگ کے سیکرٹری اطلاعات احسن اقبال نے کہا ہے کہ مسلم لیگ کے رہنما میاں نواز شریف اور میاں شہباز شریف انشاء اللہ 10 ستمبر سے قبل وطن واپس آجائیں گے اور ان کے واپس نہ آنے کے بارے میں اطلاعات محض افواہیں اور ڈس انفارمیشن پالیسی کا حصہ ہیں۔

وزیر اعلیٰ پنجاب نے ڈی ایس پی جڑانوالہ سمیت تھانہ بلوچنی کا عملہ معطل کر دیا

وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی کھڑیانوالہ کے نواحی گاؤں چک نمبر 90 چٹی میں ایک شخص جماعت علی فوجی کے گھر درجن بھر ڈاکوؤں کی لوٹ مار اور اس کی 2 جوان بیٹیوں اور بہو کے ساتھ مبینہ زیادتی کے واقعہ کا سخت نوٹس لیتے ہوئے متاثرہ خاندان کے گھر پہنچ گئے۔ وزیر اعلیٰ نے ملزمان کی عدم گرفتاری اور کوتاہی کے مرتکب تھانہ بلوچنی کا تمام عملہ اور ڈی ایس پی جڑانوالہ مہر رب نواز کو معطل کر دیا جبکہ معطل ایس ایچ او ملک شاہد کو گرفتار کر کے اس کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے مقامی لوگوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت عوام کے جان و مال کے تحفظ کو ہر صورت یقینی بنائے گی۔

شہروں اور دیہاتوں میں بجلی لوڈ شیڈنگ کا پلان تیار

بجلی کی طلب میں اضافہ پر واپڈا نے نیا غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ کا پلان تیار کر لیا ہے جس کے تحت شہری علاقوں میں 24 گھنٹوں میں 4 گھنٹے اور دیہی علاقوں میں 6 گھنٹے لوڈشیڈنگ کی جائے گی۔ واپڈا کی ہدایت پر ڈسٹری بیوشن کمپنیوں سے غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ کے خفیہ پلان پر عملدرآمد کیلئے گرڈ سٹیشنوں پر تعینات ایکسین کے اختیارات میں اضافہ کر دیا ہے۔ جس کے تحت ایکسین حضرات کو کسی بھی وقت کسی فیڈر کو بند کرنے کا اختیار ہوگا۔

پاکستان ایٹمی آبدوز بنائے گا

پاکستان ایٹمی آبدوز بنانے کی صلاحیت حاصل کر رہا ہے۔ جیوٹی وی نے ذرائع کے حوالے سے بتایا ہے کہ صدر جنرل پرویز مشرف کی زیر صدارت اس حوالے سے اعلیٰ سطح کا اجلاس طلب کر لیا گیا ہے۔ یہ اجلاس پاکستان شپ یارڈ میں ہر قسم کے بحری جہاز بنانے کا جائزہ لے گا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ پاکستان بحری دفاع کو مضبوط اور مستحکم بنانے کیلئے ایٹمی آبدوز بنانے کی صلاحیت حاصل کرنے والا ہے جس کا باضابطہ اعلان ہونے والا ہے۔

پی آئی اے کی صحافیوں کیلئے 50% رعایت بحال

پی آئی اے نے صحافیوں کو ٹکٹ کی مد میں دی جانے والی 50% رعایت بحال کر دی ہے تاہم پی آئی اے اس ضمن میں طریقۂ کار وضع کر رہی ہے کہ کن شرائط اور کن پروفیشنلز کو ٹکٹ جاری کئے جائیں گے۔ پی آئی اے کی ٹکٹ میں رعایت صرف کالم نگاروں، رپورٹرز اور ایڈیٹروں کو دی جائے گی، اس سلسلے میں مختلف تجاویز زیر غور ہیں جن کو فائنل کر کے حتمی پالیسی وضع کی جا رہی ہے اور اس کا اعلان اگلے چندروز میں کر دیا جائے گا۔

حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب

مربی سلسلہ مغربی افریقہ

الحاج حکیم فضل الرحمٰن صاحب جماعت احمدیہ کی طرف سے افریقہ بھیجے جانے والے دوسرے خوش قسمت مربی سلسلہ تھے جن کو ارض بلال میں کم و بیش اکیس سال تک خدمت دین کی توفیق ملی۔ آپ حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے ایک ممتاز بزرگ حضرت حافظ نبی بخش صاحب ساکن فیض اللہ چک (ضلع گورداسپور) کے فرزند ارجمند تھے۔ آپ پہلی مرتبہ حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر 23 فروری 1922ء کو گولڈ کوسٹ (غانا) تشریف لے گئے اور سات سال تک دعوت الی اللہ میں سرگرم عمل رہنے کے بعد 1929ء میں واپس قادیان تشریف لائے۔ قیام افریقہ کے دوران ہی آپ کی والدہ فوت ہوگئیں۔ واپسی پر آپ کی شادی ہوئی جس کے چند سال بعد فروری 1933ء میں آپ کو دوبارہ مغربی افریقہ بھیجا گیا جہاں آپ چودہ سال تک دعوت حق کے مقدس فریضہ کی ادائیگی میں مصروف رہے۔ یہ زمانہ آپ کے لئے مسلسل جہاد کی حیثیت رکھتا تھا۔ جس میں آپ نے دین کے کئی اندرونی اور بیرونی دشمنوں کی یلغار کا نہایت بہادری اور جرأت سے مقابلہ کر کے انہیں شکست فاش دی۔ جس کے بعد ان علاقوں میں احمدیت کی بنیادیں پہلے سے بہت زیادہ مضبوط ہو گئیں۔ اگرچہ اسی زمانہ میں آپ کو اپنے والد ماجد کی وفات کا صدمہ بھی سہنا پڑا مگر اس نڈر اور جانباز سپاہی نے میدان جہاد کو چھوڑ کر واپس آنا گوارا نہ کیا۔ چنانچہ آپ کے بھائی محترم ملک حبیب الرحمٰن صاحب (سابق ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز سرگودھا ڈویژن) نے ایک مرتبہ جناب مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مرحوم کو بتایا کہ جہاں تک انہیں علم ہے حکیم صاحب نے کبھی حضرت مصلح موعود کی خدمت میں یا دفتر تبشیر کو اپنی وطن واپسی کی استدعا نہیں کی اور 1947ء کے اواخر میں جب آپ واپس تشریف لائے تو آپ بڑھاپے میں قدم رکھ چکے تھے اور آپ کی اہلیہ محترمہ بھی ادھیڑ عمر کو پہنچ چکی تھیں اور بچے جوان ہو چکے تھے۔ بایں ہمہ افریقہ سے مراجعت کے بعد بھی آپ زندگی کے آخری سانس تک نہایت اخلاص سے سلسلہ احمدیہ کی خدمات بجا لاتے رہے۔ چنانچہ 1948ء کی ابتداء سے کچھ عرصہ تک آپ نے وکالت تبشیر اور نظارت دعوۃ الی اللہ میں خدمات انجام دیں جس کے بعد حضرت مصلح موعود نے آپ کو افسر لنگر خانہ و مہمان خانہ مقرر فرمایا۔

حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت میں آپ نے اپنے سارے اوقات وقف کر دیئے اور اپنے فرائض کی بجا آوری میں اس درجہ محنت سے کام لیا کہ آپ ہائی بلڈ پریشر اور یرقان کی خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہو گئے۔ بایں ہمہ کئی ماہ تک آپ مسلسل کام کرتے رہے اور بڑی مشکل سے بعض بزرگوں کے متواتر اصرار اور مشورہ پر جولائی 1955ء میں باقاعدہ علاج کے لئے لاہور گئے۔ مگر بیماری آخری درجہ تک پہنچ چکی تھی۔ کوئی دوا کارگر نہ ہوئی۔ آخر 28/ اگست 1955ء کو بعمر 59 سال خالق حقیقی کا بلاوا آ گیا۔

(تاریخ احمدیت جلد 8 ص 261)

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-5594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

G.H.P کی معیاری زُود اثر سیل بند پوٹینسی
پیکنگ: SP-10ML GS-10ML SP-25ML
30/200/1000 =/12 =/15 =/25
خوبصورت بریف کیس بمعہ 120 اور 240 سیل بند ادویات کے علاوہ جرمن شواب سیل بند پوٹینسی رعایتی قیمت پر خریدیں۔

لمبے، گھنے سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
یہ تیل دماغ کی طاقت، بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی ٹانک ہے۔
پیکنگ: 120ML قیمت =/250 روپے

چھوٹے قد کا سپیشل علاج
تین مختلف مرکبات پر مشتمل قد کو بڑھانے کیلئے لڑکوں اور لڑکیوں کی الگ الگ زود اثر دوا ہے۔
دو ماہ کا علاج =/450 روپے

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399,6005666
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,6005622

سانحہ ارتحال

مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید نائب ناظر ضیافت تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ سعیدہ جمیل صاحبہ بیوہ مکرم ریاض احمد صاحب انصاری گوالمنڈی لاہور مورخہ 23۔اگست 2007ء کو نماز ظہر ادا کرتے ہوئے وفات پاگئیں۔ آپ مکرم مولوی مہر دین صاحب آف لالہ موسیٰ یکے از 313 رفقاء کی پوتی تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں جو سب ہی بفضل اللہ تعالیٰ شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ 24۔اگست بعد نماز فجر بیت المبارک میں مکرم بشارت محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا خاکسار نے کروائی۔ احباب کرام سے ان کی بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم امان اللہ امجد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ مکرم حفیظ الدین صاحب ناظم آباد کراچی گردوں کے عوارض کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ مورخہ 28۔اگست کو کراچی میں ان کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے آپریشن کی کامیابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ بعد میں بھی ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم محمد طاہر اقبال سیلونی صاحب سیکرٹری وقف جدید مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ پندرہ روز سے سر میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اٹھنا بیٹھنا مشکل ہوگیا ہے اٹھنے سے سر میں درد زیادہ ہونے لگتا ہے الٹیوں کی وجہ سے جسم میں پانی کی کمی ہوگئی ہے اور بلڈ پریشر میں بھی بہت کمی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اہلیہ محترمہ کو جلد از جلد شفاء عطا کرے اور پھر بیماری پریشانی سے دور رکھے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 28۔اگست

طلوع فجر	4:13
طلوع آفتاب	5:39
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	6:40

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری ساتھی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہانی، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز، کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4505055

لاہور، کراچی، ڈیفنس لاہور اور گوادر میں جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
Real Estate Consultants
فون: 0425301549-50-042-8490083
042-5418406-7448406
موبائل: 0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
پروپرائٹر: چوہدری اکبر علی

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے
NASIR ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 Fax:6213966

زرعی وسکنی جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
الحمد پراپرٹی سینٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: محمود احمد ورک
موبائل: 0301-7963055
دفتر: 047-6214228 رہائش: 6215751

Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
دلہن جیولرز
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

صدیق اینڈ سنز
اعلیٰ کوالٹی کے ریڈیٹر ہاوز پائپ بنانے والے۔
علاوہ ازیں ہیٹر پائپ بھی دستیاب ہیں۔
اعتماد کا نام
سینگی آٹو ربڑ پارٹس مین جی ٹی روڈ چونا ٹاؤن لاہور
پروپرائٹر: نصیر الدین ہمایوں 0321-4454434
فون نمبر: 042-7963207-7963531

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیں
E-mail:bilal@cpp.uk.net

CPL-29FD

سپر دھماکہ آفر
اب صرف =/4200 روپے میں مکمل ڈش لگوائیں Neosat ڈیجیٹل ریسیور کے ساتھ
سپلٹ A/C کی مکمل وارنٹی دستیاب ہے
اس کے علاوہ: فریج، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، ٹی وی، کوکنگ رینج، روم کولر، گیزر، مائیکرو ویو اوون اور دیگر الیکٹرونکس کی اشیاء بازار سے بارعایت حاصل کریں۔
FAKHAR ELECTRONICS
فخر الیکٹرونکس
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614
1۔لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔
نیشنل الیکٹرونکس
آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو، کلر T.V لینا ہو، DVD، VCD لینی ہو، واشنگ مشین کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس
1۔لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور
042-7223228
7357309
0301-4020572
طالب دعا: منصور احمد شیخ

خوشخبری
سپلٹ اے سی کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
Dawlance, Haier, Sabro, LG
Mitsubishi, Orient & Super Asia
عثمان الیکٹرونکس
اب مکمل ڈش Neoset ڈیجیٹل ریسیور کے ساتھ =/4500 میں لگوائیں
اس کے علاوہ: فریج فریزر، واشنگ مشین، ٹی وی، کوکنگ رینج، گیزر مائیکرو ویو اوون اور دیگر الیکٹرونکس دستیاب ہیں۔
سونی ٹی وی پر اسپیشل ڈسکاؤنٹ محدود مدت کیلئے
طالب دعا: انعام اللہ
7231680
7231681
7223204
1۔لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

Study in ireland & Switzerland
Tuition Fee & Consultancy Fee Paid After Visa
- Visa without Interview (Only in Ireland)
- Low Tuition Fee
- No Visa No Cosnultancy Fee
- Diploma, Bacherlor & Master Programs are available
- Minmum Education required Matric (Only for Ireland)
- Only 5.0 Bands required
- Credit Hours are Transferable in U.k
NO IELTS & TOFEL REQUIRED IN SWITZERLAND
ZEAL FUTURE CONSULTANTS PAKISTAN
ISLAMABAD OFFICE
Suit No 22, First Floor, Rosel Plaza
1-8 Markaz Islamabad Pakistan
PH:051-4862336,2512154 Fax: 051-4862337
Lahore Office
Office No 56, Ground Floor,
Landmark Plaza, Jail Road, Lahore Pakistan
Mobile: 0333-4766213,0333-4315991

Sarmad Jewellers
different.like you...
Rizwan Aslan
0321-9463065
www.sarmadjewellers.com
Main Branch shop#4, Umer Market, Zaildar Road, Ichra, Lahore.
Ichra Branch Shop#231, Madina Bazar, Ichra Lahore
Tel:+92-42-7595943
Tel:+92-42-7523145
contact@sarmadjewellers.com
Fax:+92-42-7567952

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب چنیوٹ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
فون شوروم چنیوٹ 047-6214510- 049-4423173